NC
www.novelsclubb.com
NC arts
وصلِ عشق
از قلم عائشہ کلثوم
IG / FB: NOVELSCLUBB

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

وصلِ عشق

از قلم

عائشہ کلثوم

www.novelsclubb.com

قسط نمبر 1

"خالی پڑے قبرستان میں گہری اور پر اسرار خاموشی کا راج تھا، تبھی قبرستان کے تینوں اطراف سے ایک ساتھ بہت سی گاڑیوں کے ٹائروں کے چرچرانے کی آواز گونجی۔ان گاڑیوں سے نکلنے والی شخصیات نے بس ایک نظر ایک دوسرے کی طرف دیکھا؛لیکن ہر ایک کی آنکھوں میں مختلف اظہار تھا،کسی کی آنکھ میں نمی، کسی کی آنکھوں میں سرد تاثر اور کسی کی آنکھوں میں جلتی انتقام کی چنگاریاں؛ لیکن اہم بات یہ ہے کہ اس قبرستان میں ان سب کی منزل ایک ہی تھی۔تینوں ایک قبر کے سامنے جا کھڑے ہوئے، جسکے قطبہ پر مرحوم کا نام "چوہدری مظہر علی" لکھا ہوا تھا۔ اس قبر کے سامنے کھڑے ہوتے ہی،ان سب کے قدموں تلے زرد پتوں کے چرچرانے کی آواز آنا بند ہو گئی،جو ماحول کو مزید خوفناک بنا رہی تھی۔سب نے خاموشی سے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔

"یہ لوگ تو جانی دشمن ہیں! ایک دوسرے کو دیکھنا گوارا نہیں کرتے۔تو آج ایک

ساتھ؛دور سے یہ منظر گاڑیوں کے پاس کھڑا گارڈ دیکھ کر حیرت سے پر لہجے میں بولا۔یہ ان تینوں کے محروم دوست کی قبر ہے۔دشمنی کے باوجود یہ تینوں اس دن اپنے دوست کی قبر پر ایک ساتھ آتے ہیں۔ساتھ کھڑے گارڈ نے ہنوز سید ھا رخ رکھے غمگیں لہجے میں جواب دیا۔

"تو یہ لوگ ایک دوسرے کو معاف..."

ابھی وہ اتنا ہی بولا تھا،کہ اسے فوراً ٹوک دیا گیا۔"آئندہ ایسا مت بولنا،حاص طور پر مالک کے سامنے ورنہ؛تمہیں دفنانے کیلئے تمہارے گھر والوں کو تمہاری لاش تک نہیں ملے گی۔"ساتھ کھڑے گارڈ نے خون آلودہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

"خان،تیس سال ہو گئے،اب تو یہ دشمنی-----"اس سے پہلے کہ آدام شاہ مزید کچھ بولتے،ان کے گلے لگے عالم خان ایک جھٹکے سے ان سے دور ہوئے۔"یہ دشمنی میرے جیتے جی تو ختم نہیں ہو سکتی۔"اتنا کہہ کر عالم خان ایک چبھتی ہوئی نگاہ

پیچھے کھڑے چوہدری رحمت پر ڈال کر اپنی کار کی طرف بڑھ گئے۔دیکھتے ہی دیکھتے گاڑی زن سے آگے بڑھ گئی۔

ایک گہری سانس بھر کر آدام شاہ نے پلٹ کر پیچھے کھڑے چوہدری رحمت کی طرف دیکھا۔ابھی آدام شاہ کچھ بولتے،چوہدری رحمت نے انہیں ہاتھ کے اشارے سے بولنے سے روک دیا اور آگے اپنی کار کی طرف بڑھ گئے۔دیکھتے ہی دیکھتے انکی کار بھی سڑک پر دھول اوراڑاتی ہوئی آگے بڑھ گئی اور آنکھوں سے اوجھل ہو گئی۔پیچھے آدام شاہ یہ سوچنے لگے کہ اس دشمنی کا انجام کیا ہو گا؟

****

www.novelsclubb.com

"اسٹریلیا کے شہر میلبورن میں موجود براڈ میڈوز موٹر سپارک کے مقام پر اگر کوئی گونج تھی،تو وہ جان کے نام کی تھی۔جان اسٹریلیا کے مشہور بزنس مین دہان یلدرم کا بیٹا تھا۔وہ نئی گاڑیوں اور بائیکس کی وجہ سے اپنی یونیورسٹی میں کافی مقبول تھا۔اس علاقے میں آج تک لگنے والی تمام بائیکس ریسنگ جتنے کا ریکارڈ صرف اسی

کے پاس تھا۔اسی لئے ابھی سے آنکھوں میں فتح کا نشہ لی،اس نے گمنڈ سے اپنے مخالف سمت پر کھڑی بائیکس کو دیکھا۔وہ ان میں سے ایک بائیک ریسر کے علاوہ باقی سب سے انجان تھا۔جان انگریزی میں بولا:"لگتا ہے نئے نئے ہو،یہ گونج سن رہے ہو؟یہ میرے نام کی ہے۔یہاں کا شیر میں ہوں۔"اس نے ہیلمٹ اُٹھاتے ہوئے اپنی دائیں طرف کھڑی بائیک والے سے کہا۔اپنی گلی میں تو کتا بھی شیر ہوتا ہے۔دائیں جانب ہیوی بائیک پر بیٹھے بلیک،ہیلمیٹ کے ساتھ بلیک ہوڈی،بلیک جینز،اور بلیک ہی جوگر پہنے،بیسٹ نے بائیک پر گرفت مضبوط اور ہیوی بائیک کو ریس دینے کے درمیان اپنی سیاہ باز جیسی آنکھوں سے جان کی نیلی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا:"تو ایک پل کیلئے جان بیسٹ کی آنکھوں میں موجود وحشت دیکھ کر گھبرا گیا اور ہیلمٹ پر موجود گرفت ڈھیلا پڑا۔جسے باآسانی بیسٹ نے نوٹ کیا،شاید کوئی اور ہوتا تو وہ نوٹ نہ کر پاتا،لیکن وہ بیسٹ تھا اپنے دشمنوں پر باز جیسی نظر رکھنے والا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ریچل جو کہ جان کی دوست تھی، اپنی خوبصورتی اور جان کی دوست ہونے کی بناپر یونیورسٹی میں کافی مشہور تھی۔اس نے اپنی بائیں جانب ہیوی بائیک پر بیٹھے لڑکے کو بغور دیکھا، جس نے بلیک لیدر جیکٹ کے ساتھ وائٹ جینز اور بلیک جوگر پہنے ہوئے تھے۔"ہائے ہنڈسم!" ریچل نے اس سے متاثر ہوتے اسے بے اختیار پکارا۔وولف نے ایک نظر ریچل کی طرف دیکھا جو بلیک ہاف ٹاپ اور بلیو منی جینز کے ساتھ سابیٹس لانگ بلیک شوز پہنے ہوئے تھی۔

"وولف ریچل کو اگنور کر کے سامنے سڑک کو دیکھنے لگا۔'میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں!' اپنے اگنور ہونے پر وہ تلملاتی ہوئی دھاڑی۔'تم نے پکڑا ہی کب ہے؟' اس اُلٹے جواب پر وولف اور لائل نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا؛ پھر ایک ساتھ ڈیوین کو دیکھا جو وائٹ شرٹ کے اوپر جینز کی بلیو جیکٹ اور بلیک پینٹ کے ساتھ وائٹ شوز پہنے ہوئے تھا۔وولف اور لائل کے دیکھنے پر ڈیوین نے ڈیٹائی سے آنکھ ونک کی۔جسے دیکھ کر ریچل غصے سے منہ پھیر گئی۔وولف اور لائل نفی میں سر

ہلاتے راہ گئے۔اتنے میں ریس کے لیے کاؤنٹ ڈاون شروع ہوا، تو سب نے اپنے ہیلمیٹ درست کیے اور اپنی اپنی ہیوی بائیک پر گرفت مضبوط کی۔ریس شروع ہونے سے پہلے بیسٹ اور وولف نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ اشارہ کیا۔ تین،دو،ایک اور ریس شروع ہو گئی۔اس وقت سب سے آگے بائیک جان کی تھی۔اس سے پیچھے لائل کی،اس سے پیچھے ریچل اور ڈیوین کی اور سب سے پیچھے بیسٹ اور وولف کی تھیں۔ براڈ میڈوز موٹر کروسپارک کی پتھریلی اور خطرناک سڑکوں پر وہ بہت تیزی سے ہیوی بائیک چلا رہے تھے اور ایک دوسرے کو اوور ٹیک کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ تھوڑا سا آگے آکر دو موڑ آیا،ایک شہر کی آبادی والی سڑک سے ہوتے ہوئے سنسان سڑک کی طرف جاتا ہے،دوسرا موڑ ریس میں طہ شدہ براڈ میڈوز موٹر کروسپارک کی طرف جاتا ہے۔یہی وقت تھا جب بیسٹ اور وولف نے ایک دوسرے کو اشارہ کیا،وولف نے برق رفتاری سے ریچل کے ہیوی بائیک کو اپنی ہیوی بائیک سے ہٹ

کیا۔تو ریحل ہیوی بائیک کو بیلنس نہ کر پائی اور دوسرے موڑ کی طرف مڑ گئی۔جو آبادی کی طرف جاتا ہے۔اسی وقت بیسٹ نے اپنی ہیوی بائیک کی رفتار تیز کی اور اپنی ہیوی بائیک کا اگلا پیا اٹھاتے ہوئے بڑی برک رفتاری سے جان سے آگے نکل گیا۔

****

اسراء میری جان رو تو نہیں،کیسے نارو آپی مجھے ٹیسٹ نہیں آتی۔نوال اسراء کے ساتھ بیڈ پر بیٹھے چپ کروانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔اچھا میری طرف دیکھوں اگر ٹیسٹ غلط ہو گیا،تو تم اپنی ٹیچر کو بتا دینا؛کہ تمہاری طبیعت خراب تھی۔اس لیے تم نے یاد نہیں کیا۔

پر آپی پوری کلاس ہنسے گا مجھ پر میرے اتنے برے مارکس آئے گ ئے۔اففف

اسراء ابھی تو ٹیسٹ ہوا ہی نہیں اور تم پہلے ہی اتنا رو رہی ہو۔اچھا ادھر دیکھوں تمہیں ٹیسٹ نہیں آتا تو تم آج چھٹی کر لو کالج سے،نوال نے جلدی سے نیا حل پیش

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیا۔

نہیں آپی اگر چھٹی کی تو ٹیچر چھوڑے گا نہیں، انہوں نے کہا تھی جس نے چھٹی کی تو پھر دیکھنا۔ اسرا کے پاس اک اور نیا جواز موجود تھا۔

اسراء کی بات سن کر نوال کا دل کیا وہ اپنا سر پیٹ لے۔ دیکھوں اسراء؛ اگر اب تم چپ نہ ہوئی تو میں تمہیں مار وگی! نوال کی بات سن کر اسراء کے رونے میں مزید روانگی آگی۔

اسراء میں ویسے بول رہی تھی، تمہیں چپ مورے ہی کروا سکتیں۔ اسرا کے مزید تیزی سے رونے پر نوال جنجھلا کر کہتی کمرے سے باہر چلی گئی۔

یہ تھا خان ولا، جو دکھنے میں کسی خویلی جیسا تھا بہت وسیع اور شاندار۔ خان ولا کی در و دیوار اسکی خوبصورتی کا منہ بولتا ثبوت تھیں۔ باہر بہت بڑا کالے اور سنہری رنگ کا مین گیٹ لگا ہوا تھا۔ جس کے باہر ہر وقت دو گارڈز ولا کی خفاظت کیلئے بیٹھے ہوتے تھے۔ مین گیٹ کے سامنے ہی لمبی سی راہداری تھی جسکے دونوں اطراف

خوبصورت گارڈن بنایا گیا تھا۔

گارڈن کی بائیں جانب بہت خوبصورت پھول لگے ہوئے تھے۔جو گارڈن کی خوبصورتی میں چار چاند لگا رہے تھے۔گارڈن کے ساتھ ہی تھوڑا سا آگے ولا کے ملازمین کے رہنے کیلئے سرونٹ کوویٹر بنے ہوئے تھے۔جبکہ گارڈن کی دائیں جانب گارڈن کے بیچ و بیچ خوبصورت سرمئی رنگ کی چار کرسیاں اور ایک ٹیبل پڑا ہوا تھا۔راہداری سے آگے بائیں جانب گاڑیوں کے لیے پورچ بنایا گیا تھا جس میں تین سے چار گاڑیاں آرام سے کھڑی ہو سکتی تھیں۔ولا کی بیک سائٹ پر بہت وسیع جم خانہ بنایا گیا تھا اور ولا کی بیک سائٹ پر دائیں جانب پول اور ساتھ سیٹنگ ایریا بنایا گیا تھا۔ولا کی دیواریں سرمئی ارو بلیک رنگ کی تھیں اور کھڑکیاں گرین شیشے والی جو اس کو پر اسرار سا بناتی تھیں اور دیواروں میں بہت خوبصورت گولڈن رنگ کی لائٹس لگی ہوئیں تھیں۔ولا کو پہلی نظر دیکھنے والا کی خوبصورتی کی تعریف کیے بغیر نہیں تھا رہتا۔ولا باہر سے جتنا خوبصورت تھا اندر سے اس سے کئی زیادہ خوبصورت

تھا۔

داخلی دروازہ سے داخل ہوتے ہی سیٹنگ ایریا بنایا گیا تھا۔ جس میں آٹھ سیٹر صوفہ رکھا گیا تھا اور اسکے درمیان شیشے کی گول میز تھی۔ بائیں جانب خوبصورت سی لکڑی کے ڈیزائن سے باڑ سی بنائی گئی تھی جس کے دوسری جانب ڈائنگ ٹیبل پڑا ہوا تھا، جبکہ بائیں جانب سیڑھیاں تھیں۔

مورے، مورے---آپ کی لاڈلی پھر زور و شور سے رونے کا شغل فرما رہی ہے، آپ ہی جا کر اسے چپ کروئیں، نوال نے کچن کے دروازے سے ٹیک لگائے مہوش بیگم کو اطلاع دی۔

کیا ہوا ہماری لاڈلی کو؟ اپنے کمرے سے نکلتے عالم خان نے نوال کی بات سن کر مسکرا کر صوفہ پر بیٹھتے ہوئے اس سے پوچھا۔

اسلام علیکم! دادا جان آپ کی لاڈلی کو ٹیسٹ نہیں آتا اس لیے رو رہی، نوال نے دادا جان کو سلام کرنے کے ساتھ اطلاع دی۔

www.novelsclubb.com

اسراء میری گڑیا کو کیا ہوا۔ مورے مجھے ٹیسٹ نہیں آتی۔ تو گڑیا اس میں رونے والی کیا بات ہے۔ مورے میں نے نوال بجو کو نہیں بتائی، اگر میرا ٹیسٹ اچھا نہ ہوئی تو حور اور ماہا میرا مزاق اڑائے گا اگر نوال بجو کو بتاتا تو انہوں نے ڈانٹنا تھی اور کالج ان سے لڑنے پہنچ جانا تھی۔

اسراء کی بات سن کر مہوش بیگم مسکرانے لگی، ساتھ ہی اسراء کی معصومیت کو دیکھتے ہوئے ان کی نگاہوں کے سامنے اشیر کا غصیلہ انداز گھوما۔

مہوش کو اپنے خیالوں میں کھویا دیکھ کر اسراء بولی---مورے، مورے آپ کہا کھو گیا ہیں؟ اسراء کے ہاتھ ہلانے پر مہوش بیگم اپنی سوچوں سے نکل کر اسراء کی جانب متوجہ ہوئیں۔

اسراء یہ بھی کوئی رونے والی بات ہے؛ میری جان ایسے چھوٹی چھوٹی باتوں پر پریشان نہیں ہوتے, انشااللہ سب ٹھیک ہو جائے گا, تم چلو میرے ساتھ نیچے اور ناشتہ کرو۔ مہوش بیگم کے سمجھانے پر اسراء ہلکی ہلکی سسکیاں لیتے مہوش بیگم کے

ساتھ چل پڑی۔اسراء کو اپنی ماں کے ساتھ گلے لگے نیچے آتا دیکھ نوال بولی۔

آگیا سوجن ٹیکا! سوجے ہوئے سرخ چہرہ کے ساتھ اسے اپنی ماں کی آغوش میں لپٹے ہوئے دیکھ کر ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی نوال نے برہان کو کہنی مارتے ہوئے اسراء کی طرف متوجہ کروایا۔جس پر برہان بھی دبے دبے انداز سے مسکرادیا جبکہ ان کے مسکرانے پر اب اسراء ان کو مشکوک انداز سے دیکھ رہی تھی۔

ادھر آؤ میرا بچہ میرے ساتھ ناشتہ کرو،عالم خان نے پیار سے اسراء کو اپنی جانب بُلانے کے ساتھ ساتھ نوال اور برھان کو خاموشی سے کھانہ کھانے کی تنبیہ کی۔

خان وِلا کے مالک عالم خان تھے ان کی زوجہ سکینہ تھی ان کی چار اولادیں تھیں ۔تین بیٹے اور ایک بیٹی۔سب سے بڑا بیٹا اکرم خان تھے ان کی شادی اپنی پھوپھی زاد شبانہ سے ہوئی تھی۔ان کا ایک ہی بیٹا تھا برہان جو کہ چوبیس سال کا تھا جسکی پڑھائی مکمل ہوچکی تھی اب وہ فری تھا۔عالم خان کا دوسرا بیٹا عمران خان تھا اس نے اپنی پسند سے گھر سے بھاگ کر چوہدری خاندان کی بیٹی مہوش بیگم کے ساتھ نکاح

کیا تھا ان کی آگے سے دو اولاد تھیں۔ اشیر خان زادہ جسکی عمر ستائس سال تھی اور ایک بیٹی نوال خان تھی جو بیس سال کی تھی اور یونیورسٹی میں وکالت پڑھ رہی تھی ۔ ابھی نوال ایک سال کی بھی نہیں تھی اور اشیر سات سال کا تھا کہ انکے والد کا قتل ہو گیا تھا، تب سے خان وِلا والے سمجھتے تھے ان کے بیٹے کے قاتل چوہدری حویلی والے ہیں، پر آج تک ثبوت نہ ملنے کی وجہ سے وہ اپنے بیٹے کے قاتل کو سزا نہ دلوا سکے۔ تب سے لے کر آج تک خان حویلی اور چوہدری حویلی کے درمیان ایک سرد جنگ چلتی آ رہی تھی۔ اسکے بعد عالم خان کی بیٹی اسماء تھی، جسکی شادی خاندان میں ہی ریاض خان سے ہوئی اور ان کی آگے سے دو بیٹیاں تھیں۔ رمشا جو بائیس سال کی تھی اور دوسری الیشہ جو بیس سال کی تھی۔ اسکے بعد عالم خان کا سب سے چھوٹا بیٹا احسان خان تھا اور ان کی شادی انکی خالہ زاد ردا سے ہوئی تھی۔ ان کی آگے سے دو اولاد تھیں ایک بیٹا عاھل خان جو چھبیس سال کا تھا اور اس سے چھوٹی بیٹی اسراء خان جو اٹھارہ سال کی نہایت نازک مزاج لڑکی تھی اور کالج سٹوڈینٹ تھی۔

****

یہ منظر سفید حویلی کا ہے جو قیمتی پتھروں سے بنی ہوئی ہے۔ حویلی کے دونوں طرف سبزہ ہے، دائیں طرف گارڈن میں گلاب اور موتیے کے پھول لگے ہیں، اور تھوڑا آگے درخت کے ساتھ جھولا لٹکا ہوا ہے۔ حویلی کے بائیں حصہ کے گارڈن میں چنبیلی کے پھول اور رات کی رانی کے ساتھ اور بھی بہت سے خوبصورت پھول لگے ہیں۔ گارڈن کے درمیان میں فوارہ لگا ہوا ہے جس میں سے پانی نکل کر اس کے ارد گرد میں موجود خوبصورتی کو بڑھا رہا ہے۔ تھوڑا آگے حویلی کے دروازے کے سامنے بہت وسیع پورچ بنایا گیا ہے، جس میں تین سے چار گاڑیاں آرام سے کھڑی ہوسکتی ہیں۔ حویلی کی پچھلی جانب پول بنایا گیا ہے۔ حویلی کی بیرونی حصہ کی دیواریں سفید رنگ کی ہیں، لہذا اس حویلی کو ''سفید حویلی'' کہا جاتا ہے۔ یہ حویلی باہر سے جتنی خوبصورت ہے، اندر سے بھی اتنی خوبصورت ہے۔

سفید حویلی چوہدری مظہر کی ہے۔ جبکہ چوہدری مظہر خود اور انکی زوجہ محترمہ

وفات پا چکی ہیں۔ چوہدری مظہر کے تین بیٹے ہیں: سب سے بڑے بیٹے کا نام چوہدری اصغر ہے، انکی شادی انکی خالہ زاد حدیجہ سے ہوئی اور ان کی چار اولاد ہیں۔ سب سے بڑی بیٹی کنزا ہے جسکی شادی اسکے ماموں زادا حسن سے ہوئی، وہ اپنے شوہر کے ساتھ اٹلی رہتی ہے۔

اس کے بعد ان کا بیٹا ابر ہیم ہے جسکی عمر انیتس سال ہے اور ایک پولیس افسر ہے، اس سے چھوٹا ارزم ہے جو بائیس سال کا ہے اور ابھی پڑھ رہا ہے۔ اس سے چھوٹا عاکف ہے جو انیس سال کا ہے اور ابھی کالج سٹوڈینٹ ہے۔

اس کے بعد چوہدری مظہر کا دوسرا بیٹا چوہدری امران ہے، ان کی شادی چوہدری مظہر کے جگری دوست چوہدری رحمت کی بیٹی حفصہ سے ہوئی ہے اور انکی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ سب سے بڑی بیٹی عبیرہ ہے جسکی شادی فیملی میں روحان کے ساتھ ہوئی ہے اور اب وہ اپنے شوہر کے ساتھ لندن رہتی ہے۔ اس سے چھوٹا صالح ہے جسکی عمر ستائیس سال ہے اور وہ آسٹریلیا ہے، سب سے چھوٹی حورین ہے

جو اٹھارہ سال کی ہے اور کالج کی طالبہ ہے۔

اس کے بعد چوہدری مظہر کا تیسرا بیٹا خاور ہے اور اسکی شادی اسکی پسند کی ہوئی نادیہ بیگم سے ہوئی ہے جو انکی کلاس فیلو ہے، انکی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ سب سے بڑی بیٹی اروی ہے جو چوبیس سال کی ہے، اروی کا رشتہ اسکی خالہ زاد موحد سے ہے۔ اس سے چھوٹا احد ہے جسکی عمر بیس سال ہے پڑھائی میں دلچسپی نہ ہونے کی وجہ سے پڑھائی چھوڑ دی ہے۔ اس سے چھوٹی ماہا ہے جسکی عمر اٹھارہ سال ہے، ماہا اور حورین ایک ہی کلاس میں ہیں۔

حویلی میں اصول تھا فجر کی نماز پڑھ کر کوئی بھی نہیں سوتا تھا۔ حویلی میں داخل ہوتے ہی بائیں جانب بہت وسیع اور خوبصورت مہمانوں کیلیئے بیٹھک بنائی گئی تھی اور تھوڑا آگے سیٹنگ ایریا تھا۔ جہاں گرین رنگ کے بہت خوبصورت آٹھ سیٹر صوفہ رکھا ہوا تھا اور بائیں جانب کیچن بنایا گیا تھا جس کا ایک دروازا حویلی میں اور دوسرا دروازا باہر گارڈن کی طرف کھلتا تھا۔

اس وقت گھر کی تینوں خواتین خدیجہ، حفصہ اور نادیہ کیچن میں مصروف ناشتہ بنا رہی تھیں۔ یہ اروی لوگ کہاں رہ گئی؟ حفصہ بیگم نے کچن سے باہر نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔ میں نے اروی کو بیجھا اوپر وہ ان دونوں نوابزادیو کو کالج جانے کے لیے اٹھا رہی ہو گی۔ خدیجہ بیگم نے مصروف انداز میں توے سے پراٹھا اُتارتے ہوئ ے حفصہ بیگم کو جواب دیا۔ حوری اور ماہی میں تم دونوں کو آخری بار بول رہی ہو آٹھ جاؤں؛ اگر اب تم دونوں نا اٹھی تو! میں ماما کو بیجھو گی اب وہی آکر اُٹھائے گی تم دونوں ہڈ حرام کو، یہ کہہ کر اروی نے دروازہ کے پاس جا کر زور سے دروازہ کو پٹکا۔ اروی کب سے ان دونوں کو جگانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔ اف اف توبہ ہے! اوری آپی اٹھ تو رہے ہیں۔ ماہا نے انگڑائی لیتے ہوئے جواب دیا اور ساتھ ہی آدھ کھلی آنکھوں سے حورین کی طرف دیکھا جو ابھی بھی نیند میں گم تھی۔ یہ دیکھ کر وہ جلدی سے اٹھ کر واشروم کی طرف بھاگی تاکہ وہ پہلے تیار ہو کر نیچے جا سکے۔ حور نہیں آئی ابھی تک؟ کچن سے جوس کا جگ باہر لاتے حفصہ بیگم نے ماہا کے ساتھ

خالی پڑی کرسی کو دیکھ کو کہا۔ان دونوں نے ویسے ہی روزانہ لیٹ کالج جانے کی روٹین بنالی ہے،رات کو چمگادڑ کی طرح ادھر سے اُدھر دندناتی پھرتی ہیں،ان دونوں کو نیند نہیں آتی اور صبح ان سے اٹھا نہیں جاتا۔اس سے پہلے کی ماہا خفصہ بیگم کو جواب دیتی نادیہ بیگم کی توپوں کا رخ اس کی طرف ہو چکا تھا۔

اووو ہووو ماما! چمگادڑ تو میل ہوتے ہیں اور ہم تو فی میل ہیں نہ ماہا صبح صبح ہی اپنی عزت آفزائی پر شرمندہ ہوئے بغیر ناشتہ کرتے ہوئے آنکھوں کو پٹپٹاتے ہوئے،نادیہ بیگم کو کہنے لگی جبکہ سربراہی کرسی پر بیٹھے اصغر صاحب اس کی بات سن کر دباد باسا مسکرادیے۔

بھئی ان سے ہی تو ہمارے گھر میں رونق ہے ان کو کچھ نہ کہا" کرو"،ابراہیم صاحب نے پیار سے ماہا کے سر پر بوسا دیتے ہوئے کہا۔جس پر ماہا نے مزید فخر سے گردن اکڑا کر نادیہ بیگم کی طرف دیکھا۔

افففففف ارزم۔۔۔۔۔۔ارزم کالے آنکھیں نہیں ہے کیا"؟ سر توڑ دیا"

میرا! حورین کندھے پر بیگ لٹکائے سیڑیوں کی طرف مڑی ہی تھی کہ زور سے ارزم کے ساتھ ٹکرا گئ۔

کھلے بھینسے کی طرح ٹکرے خود مار رہی اور اندھا مجھے بول رہی"۔ارزم اپنے" کالے کہے جانے پر تلملا اُٹھا۔

مم تم نہ میری آنکھوں سے دور چلے جاؤ، میں لیٹ نہ ہو رہی ہوتی تو تمہیں اچھے سے سبق سیکھاتی۔ حور جلے انداز میں اسے جواب دیتے ہوئے سیڑیوں کی طرف پلٹی۔

ناویں فیل کی باریں سٹوڈینٹ خود کچھ آتا نہیں، آئی بڑی مجھے سبق سیکھانے والی ۔دو سیڑیاں نیچے اتر کرارزم نے اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے کہا، جبکہ ارزم کی بات سن کر اس کا منہ حیرت سے کھل گیا۔

اپنا منہ تو بند کر لو منہ میں مکھی گھستی ہے, تمھارے منہ میں وہ چھت پر لٹکتی ہوئ چھپکلی گھسے گی۔اس کی بات سن کر حورین نے اک دم سے چیخ ماری جسے سن کر ارزم گبھرا گیا۔

اوئے کال میں مزاق کر رہا تھا، خدا کا واسطہ چپ کر جا پاپا آ گئے تو میری خیر نہیں

۔ارزم نے جلدی سے منت کرنے والے انداز میں کہا۔

توں سوری بول اور ایک ہزار روپے بھی نکال۔حور نے اس کی گبھراتی شکل دیکھ کر

جلدی سے اپنی ڈیمانڈ پیش کی۔

ایک ہزار روپے! وہ کس خوشی میں؟ارزم نے جلدی سے گبھراتے ہوئے کہا۔

تم دے رہے ہو یا میں تایا ابو کو بتاؤں؟

استغفرُاللہ! تم کتنی بلیک میلر ہو یہ لو ہزار روپے اب چغلی نہ لگانا۔ارزم نے جلدی

سے جان چھڑوانے والے انداز میں کہا۔

آہا! اب تم ٹینشن نہ لو اور آئندہ اگر مجھے نویں فیل کا طعنہ دیا تو یاد رکھو گے۔حور

تیزی سے زبان چڑاتے ہوئے نیچے بھاگ گئ۔جبکہ اب ارزم بھی اس کے پیچھے منہ

لٹکائے سیڑیاں اترنے لگا۔

السلام وعلیکم! سلام کرتے ہوئے سربراہی کرسی پر بیٹھے اصغر کے گلے لگی پھر انکے

دائیں جانب بیٹھے اپنے بابا امران کے گلے لگی۔خداحافظ ماما اپنی ماں کو اونچی آواز سے سلام کرتے ہوئے وہ جلدی سے ماہا کے آواز دینے پر باہر بھاگی۔

حور کتنی بار بولا صبح جلدی آٹھ جایا کرو دیکھوں اب خالی پیٹ کالج جاؤ گی خفصہ بیگم نے پیچھے سے کہا۔

ارے ے ے ماما! ٹینشن نہ لیں میں کالج سے کچھ کھالوں گی۔حور نے ڈائینگ ہال پار کرتے ہوئے جواب دیا۔

اسلام علیکم بھائی! حور نے جلدی سے ابراہیم کو سلام کیا اور ساتھ ہی ماہا کے سامنے کڑکڑاتا ہوا ہزار کا نوٹ لہرایا کیونکہ ان دونوں کے پاس جو پاکٹ منی تھی اس سے پہلے ہی وہ لوگ ناولز مگوا چکی تھیں۔

وعلیکم سلام گڑیاں! تم کہاں رہ گئی تھی؟ تم دونوں کا کالج ساڑھے سات بجے لگتا پر ابھی آٹھ بجنے میں پانچ منٹ راہ گئے ہیں۔ابراہیم نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

بھیا سوپر مین بنے اور آٹھ بجے تک ہمیں کالج پہنچا دے آگے ہم سنمبھال لے گے۔ماہا نے مسکراتے ہوئے کہا تو ابراہیم بھی اس کی بات سن کر مسکرا دیا۔وہ ایسا ہی تھا نرم دل انسان۔

ارے ! ارزم تمہیں کیا ہوا ہے ؟ تم کیوں منہ لٹکا کر بیٹھے ہوئے ہو، خدیجہ بیگم نے اس کے سامنے پراٹھا رکھتے ہوئے کہا۔

مجھے ے ے ے ے ! کچھ نہیں ، مجھے کیا ہونا ؟ بس صبحص صبح یک کالی بلی راستہ کاٹ گئی تھی۔ارزم نے حور کو یاد کرتے ہوئے دانت پیستے جواب دیا۔

جبکہ اس کے انداز سے خدیجہ بیگم اور باقی سب اچھے سے سمجھ گئے تھے کہ کیا ہوا ہے کیونکہ اس نے پورے گھر میں کالی بلی حورین کو ہی تو مشہور کیا ہوا تھا۔

اووہو ! آٹھ بج گئے، میں تو لیٹ ہو گیا۔خدا حافظ ! سب کو ایک ساتھ کہتے وہ جلدی سے باہر بھاگا۔

بھئی مجھے سمجھ نہیں آتی، اگر کسی نے ناشتہ نہیں کرنا ہوتا، تو ہم بناتی ہی کیوں ہیں

?نادیہ بیگم نے جنجھلاتے ہوئے کہا۔

ارے ے ٹینشن ناٹ ڈئیر! میں ہوں نا میں کروں گا ناشتہ اور کنجوسی سے کام نہیں لوں گا ناشتہ کے مطابق آپ سب کے پیارے پیارے ہاتھوں کو بھی چوموں گا۔احد نے پیار سے نادیہ بیگم کے گال کینچھتے ہوئے کہا۔

تم اپنی چھچھوری حرکتوں سے کب باز آؤ گے؟خاور نے غصہ سے اس کی طرف دیکھا کر کہا؟

ارے بابا! یہ ٹیلنٹ ہی بھی ہر کسی کے پاس نہیں ہوتا،احد بغیر کسی بات کا اثر لیے ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگ گیا۔

****

از قلم: عائشہ کلثوم

www.novelsclubb.com